بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۸ صلح ۱۳۴۵ ہش / ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ / ۱۸ جنوری ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۵

اخبار احمدیّہ

ربوہ ۱۷ جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ربوہ ۱۷ جنوری۔ محترمہ سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طبیعت کل درد گردہ کی وجہ سے ناساز رہی۔ آج طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیّدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

رمضان المبارک کا آخری عشرہ گزر رہا ہے۔ یہ ایام بہت بابرکت اور خاص قبولیت دعا کے ایام ہیں۔ لہٰذا خاکسار تمام مخلص دوستوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ ان ایام میں خصوصیّت سے محمودہ بیگم کی کامل و عاجل شفایابی۔ اچھی صحت والی نیک اور لمبی زندگی کے لئے دعا فرماویں۔ نیز خاکسار اور خاکسار کے بچوں کے لئے بھی خاص دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ہماری تمام پریشانیوں اور بیماریوں کو دور فرما دے اور ہمارا انجام اپنی رضا پر کرے آمین ثم آمین

ایجنڈا برائے مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ جماعتیں جلد از جلد اجلاس منعقد کر کے جن امور کو وہ مجلس مشاورت میں پیش کرنا چاہیں ان کے متعلق رپورٹ فوراً بھجوا دیں۔ تاکہ حسب قاعدہ صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ کے ساتھ اس پر غور کر کے فیصلہ کیا جا سکے۔ مجلس مشاورت کی تاریخوں کے متعلق بھی عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

ولادت:۔ مکرم ہارون احمد خان صاحب بی اے بی ایڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ جنوری ۶۶ء کو دختر فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی نذیر احمد صاحب کا پوتا اور محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین (خاکسار ...)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

صبر بھی ایک عبادت ہے، جس کے بدلہ میں بے حساب انعام ملتے ہیں

بے حساب اجر کا وعدہ صابروں کے واسطے ہے دوسری عبادتوں کے لئے نہیں

"اس جماعت میں جب داخل ہوئے تو اسکی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیونکر ہو۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکّہ میں تیرہ برس دکھ اٹھائے تم لوگوں کو اس زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں اور نہ وہ تم کو پہنچی ہیں۔ مگر آپ نے صحابہؓ کو صبر ہی کی تعلیم دی۔ آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے۔ ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے۔ اب اس وقت یہ لوگ تمہیں تھوڑے دیکھ کر دُکھ دیتے ہیں مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جائے گی تو یہ سب خود ہی چُپ ہو جائیں گے اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو یہ لوگ دکھ نہ دیتے اور دُکھ دینے والے پیدا نہ ہوتے۔ مگر خدا تعالیٰ ان کے ذریعے سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ تھوڑی مدّت صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے۔ جو شخص دُکھ دیتا ہے یا تو توبہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے۔ کئی خط اس طرح کے آتے ہیں کہ ہم گالیاں دیتے تھے اور ثواب جانتے تھے لیکن اب توبہ کرتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں۔ صبر بھی ایک عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں یعنی ان پر بے حساب انعام ہوں گے۔ یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے۔ دوسری عبادت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔ جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اُسے دکھ پر دُکھ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دُکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہے۔ اور دُکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ صبر جیسی کوئی شے نہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۳۴ تا صفحہ ۲۳۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ... سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ اجنوری ۱۹۶۶ء

صلح حدیبیہ ...... انا فتحنا لك فتحاً مبیناً

"صلح حدیبیہ" کا واقعہ زمانۂ نبوت کا وہ واقعہ ہے جس کو سنگ میل کہنا چاہیئے۔ سورۂ فتح اسی واقعہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس واقعہ ہی کو فتح مبین فرمایا ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب بھی لکھتے ہیں۔

"نام: پہلی ہی آیت کے الفاظ انا فتحنا لك فتحاً مبینا۔ سے ماخوذ ہے۔ یہ محض اس سورہ کا نام ہی نہیں ہے بلکہ مضمون کے لحاظ سے بھی اسس کا عنوان ہے۔ کیونکہ اس میں اسس فتح عظیم پر کلام کیا گیا ہے۔ جو صلح حدیبیہ کی شکل میں اللہ تعالےٰ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو عطا فرمائی تھی۔" (ترجمان القرآن جنوری ۱۹۶۶ء صفحہ ۳۰۵)

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپؐ اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ مکہ معظمہ گئے ہیں اور عمرہ ادا کیا ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب لکھتے ہیں۔

"آیت ۲۷ میں اللہ تعالےٰ نے خود توثیق کردی ہے کہ یہ خواب ہم نے اپنے رسول کو دکھایا تھا۔ اس لئے درحقیقت یہ نرا خواب نہ تھا بلکہ ایک الٰہی اشارہ تھا جس کی پیروی کرنا حضور کے لئے ضروری تھا۔" (ایضاً)

قریش مکہ کو جب علم ہوا تو انہوں نے روکنا چاہا۔ چنانچہ جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے جو مکہ معظمہ سے جدہ کی راہ میں ۱۳ میل پر واقعہ ہے۔ تو قریش مکہ نے سہیل بن عمرو کی قیادت میں ایک وفد صلح کے شرائط طے کرنے کے لئے بھیجا۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

طویل گفت وشنید کے بعد جن شرائط پر صلح نامہ لکھا گیا وہ یہ تھیں۔

(۱) دس سال تک فریقین کے درمیان جنگ بند رہے گی۔ اور ایک دوسرے کے خلاف خفیہ یا علانیہ کوئی کارروائی نہ کی جائے گی۔

(۲) اس دوران میں قریش کا جو شخص اپنے ولی کی اجازت کے بغیر بھاگ کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے گا اسے آپ واپس کردینگے اور آپ کے ساتھیوں میں سے جو شخص قریش کے پاس چلا جائے گا اسے وہ واپس نہ کریں گے۔

(۳) قبائل عرب میں سے جو قبیلہ بھی فریقین میں سے کسی ایک کا حلیف بن کر اس معاہدے میں شامل ہونا چاہے گا اسے اس کا اختیار ہوگا۔

(۴) محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس سال واپس جائیں گے اور آئندہ سال وہ عمرے کے لئے آکر تین دن مکہ میں ٹھہر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ پرتلوں میں ایک ایک تلوار لے کر آئیں اور کوئی سامان حرب ساتھ نہ لائیں۔ ان تین دنوں میں اہل مکہ ان کے لئے شہر خالی کردیں گے (تاکہ کسی تصادم کی نوبت نہ آئے) مگر واپس جاتے ہوئے وہ یہاں کے کسی شخص کو اپنے ساتھ لے جانے کے مجاز نہ ہوں گے۔

جس وقت اس معاہدے کی شرائط طے ہورہی تھیں مسلمانوں کا پورا لشکر سخت مضطرب تھا۔ کوئی شخص بھی ان مصلحتوں کو نہیں سمجھ رہا تھا جنہیں نگاہ میں رکھ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ شرائط قبول فرما رہے تھے۔ کسی کی نظر اتنی دور رس نہ تھی کہ اسس صلح کے نتیجہ میں جو خیر عظیم رونما ہونیوالی تھی اسے دیکھ سکے۔ کفار قریش اپنی کامیابی سمجھ رہے تھے اور مسلمان اسس پر بے تاب تھے کہ ہم آخر دب کر یہ ذلیل شرائط کیوں قبول کریں۔ حضرت عمرؓ جیسے بالغ النظر مدبر تک کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے ہیں مسلمان ہونے کے بعد میرے دل میں شک نے راہ نہ پائی تھی مگر اس موقعہ پر میں بھی اسس سے محفوظ نہ رہ سکا۔ ....

سب سے زیادہ دو باتیں اس معاہدے میں لوگوں کو بری طرح کھل رہی تھیں۔ ایک شرط نمبر ۲ جس کے متعلق لوگ کہتے تھے کہ یہ صریح نامساوی شرط ہے ..

...... دوسری چیز جو لوگوں کے دلوں میں کھٹک رہی تھی وہ چوتھی شرط تھی۔ مسلمان یہ سمجھ رہے تھے۔ کہ اسے ماننے کے معنی یہ ہیں کہ اب تمام عرب کے سامنے گویا ہم ناکام واپس جارہے ہیں۔ مزید برآں یہ سوال بھی دلوں میں خلش پیدا کررہا تھا کہ حضورؐ نے تو خواب میں یہ دیکھا تھا کہ ہم مکہ میں طواف کررہے ہیں۔ مگر یہاں تو ہم طواف کئے بغیر واپس جانے کی شرط مان رہے ہیں۔ حضورؐ نے اسس پر لوگوں کو سمجھایا کہ خواب میں آخر اسی سال طواف کرنے کی صراحت تو نہ تھی۔ شرائط صلح کے مطابق اس سال نہیں تو اگلے سال انشاء اللہ طواف ہوگا

جلتی پر تیل کا کام جس واقعہ نے کیا وہ یہ تھا کہ عین اس وقت جب صلح کا معاہدہ لکھا جارہا تھا سہیل بن عمرو کے اپنے صاحبزادے ابوجندل جو مسلمان ہوچکے تھے اور کفار مکہ نے ان کو قید کر رکھا تھا۔ کسی نہ کسی طرح بھاگ کر حضور کے کیمپ میں پہنچ گئے۔ ان کے پاؤں میں بیڑیاں اور جسم پر تشدد کے نشانات تھے۔"

(ترجمان القرآن جنوری ۱۹۶۶ء صفحہ ۳۱۱ تا صفحہ ۳۱۳)

شرط صلح نمبر ۲ کے مطابق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوجندل کو سہیل کے حوالے کردیا۔

مودودی صاحب آگے لکھتے ہیں:۔

"صلح سے فارغ ہوکر حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اب یہیں قربانی کرکے سر منڈواؤ اور احرام ختم کردو۔ مگر کوئی اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ حضور نے تین مرتبہ حکم دیا۔ مگر صحابہؓ پر اس وقت رنج وغم اور دل شکستگی کا ایسا شدید غلبہ تھا کہ انہوں نے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی۔ حضورؐ کے پورے دور رسالت میں اس ایک موقعہ کے سوا کبھی یہ صورت پیش نہیں آئی کہ آپ صحابہؓ کو حکم دیں اور وہ اس کی تعمیل کے لئے دوڑ نہ پڑیں۔ حضورؐ کو اس پر سخت صدمہ ہوا۔ اور آپ نے اپنے خیمہ میں جاکر ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے اپنی کبیدہ خاطری کا اظہار فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ آپ بس خاموشی کے ساتھ تشریف لے جاکر خود اپنا اونٹ ذبح فرمائیں اور حجام کو بلاکر اپنا سر منڈوالیں۔ اس کے بعد لوگ خود بخود آپ کے عمل کی پیروی کریں گے۔ اور سمجھ لیں گے کہ جو فیصلہ ہوچکا ہے وہ اب بدلنے والا نہیں ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ کے فعل کو دیکھ کر لوگوں نے بھی قربانیاں کرلیں۔ سر منڈالئے یا بال ترشوالئے۔ اور احرام سے نکل آئے مگر دل ان کے غم سے کٹے جارہے تھے۔

اس کے بعد جب یہ قافلہ حدیبیہ کی صلح کو اپنی شکست اور ذلت سمجھتا ہوا مدینہ کی طرف واپس جارہا تھا اس وقت ضجنان کے مقام پر (یا بقول بعض کراع الغمیم کے مقام پر) یہ سورۃ نازل ہوئی جس نے مسلمانوں کو بتایا کہ یہ صلح جس کو وہ شکست سمجھ رہے ہیں دراصل فتح عظیم ہے۔" (ترجمان القرآن صفحہ ۳۱۴)

یہ واقعہ مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہے۔

۱ - رویا کی بناء پر سفر کیا گیا۔
۲ - اسس سال عمرہ نہ ہوسکا۔
۳ - صلح بظاہر مسلمانوں کے نزدیک دب کر کی گئی تھی۔
۴ - ابوجندل کو صلح کی شرط نمبر ۲ کے مطابق واپس کیا گیا
۵ - اللہ تعالےٰ نے اس کو فتح مبین فرمایا ہے۔

اس سے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(۱) ایک بات ہمارے نزدیک شکست مگر حقیقت میں فتح ہوسکتی ہے۔

(۲) ارتداد کی سزا اسلام میں قتل نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو شرط نمبر ۲ کبھی نہ مانی جاتی کیونکہ اسس طرح شریعت الٰہیہ میں دخل اندازی ہوتی۔

(۳) رویا کے سمجھنے میں غلطی ہوسکتی ہے اگرچہ بعد میں واقعات سے یہ غلطی کھل جائے۔

(۴) اسلام میں جنگ سے صلح بہتر ہے۔ خواہ شرائط صلح بظاہر نقصان رساں نظر آتی ہوں۔

(۵) امیر کی دیانت پر اعتماد کرنا چاہیئے۔

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم جماعتی اور قومی اُمور پر بصیرت افروز تقریر

حالیہ جنگ کے دوران ہم اہلِ پاکستان نے جنگ کے میدان میں آسمان کی فضائے بسیط میں اور سمندر کے پانیوں میں خُدا کی قدرت اور اس کی تائید و نصرت کے عظیم الشان جلوے دیکھے ہیں

اللہ تعالیٰ کے اس غیر معمولی فضل پر ہمیں صحیح معنوں میں اُس کے شکر گزار بندے بننے کی کوشش کرنی چاہیئے

اگر ہم اُس کے شُکر گزار بنیں گے تو وہ اپنے وعدہ کے مطابق آئندہ ہمیں پہلے سے بھی بڑھ کر کامیابیاں عطا فرمائیگا

(قسط دوم)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ ۲۰۔ دسمبر ۱۹۶۵ء کو جماعتِ احمدیہ پاکستان کے جلسۂ سالانہ میں بعض اہم جماعتی اور قومی امور پر جو بصیرت افروز تقریر فرمائی تھی اُس کے ابتدائی حصہ کا خلاصہ گزشتہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جا چکا ہے۔ تقریر کے بقیہ حصہ کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔ (ادارہ)

حالیہ جنگ میں خُدائی نصرت کے عظیم الشّان جلوے

اب مَیں وہ اہم قومی واقعہ لیتا ہوں جس کا تعلق افواجِ پاکستان کے عظیم الشان کارناموں سے ہے۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ ۶ ستمبر کو ہمارے ہمسایہ مُلک بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا جسکے نتیجہ میں سترہ دن کی جنگ لڑی گئی۔ یہ کوئی عام اور معمولی جنگوں کی طرح نہیں تھی۔ ہمیں اِس میں بعض ایسی باتیں اور ایسے خدائی نشان نظر آتے ہیں جو اسے ایک مخصوص جنگ بنا دیتے ہیں۔ ہم نے اِس جنگ میں اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت اور اس کے افضال نازل ہوتے دیکھے ہیں۔ قبل اس کے کہ مَیں اللہ تعالےٰ کی اس تائید و نصرت اور اس کے افضال کا ذکر کروں مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ —— اللہ تعالےٰ کے مامور الٰہی منشاء کے خلاف نہ کوئی بات کہتے ہیں اور نہ کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عین اللہ تعالےٰ کی مرضی اور اس کی منشاء کے مطابق مسلمانوں کے متعلق فرمایا تھا کہ ؎

اے دل تو نیز خاطرِ اینان نگاہ دار
کاخر کنند دعوئ حبّ پیمبرم

(ازالہ اوہام حصہ اوّل طبع اوّل صفحہ ۱۵۶)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اسلام اور مسلمانوں کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اللہ تعالےٰ نے قرآنِ کریم میں ایک سورۃ بھیج کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علوّ اور مرتبہ ظاہر کیا ہے اور وہ سورۃ ہے الم تر کیف فعل ربّک باصحاب الفیل۔ یہ سورۃ اُس حالت کی ہے کہ جب سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم مصائب اور دُکھ اُٹھا رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ اس حالت میں آپؐ کو تسلّی دیتا ہے کہ مَیں تیرا مؤید اور ناصر ہوں۔ اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا یعنی ان کا مکر الٹا کر اُن پر ہی مارا اور چھوٹے چھوٹے پرند ان کے مارنے کے لئے بھیج دئے۔ ان جانوروں کے ہاتھوں میں کوئی بندوقیں نہ تھیں بلکہ مٹی تھی۔ سجّیل بھیگی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں۔ اِس سورۃ شریفہ میں اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ قرار دیا ہے اور اصحاب الفیل کے واقعہ کو پیش کر کے آپؐ کی کامیابی اور تائید اور نصرت کی پیشگوئی کی ہے۔ یعنی آپؐ کی ساری کاروائی کو تباہ کرنے کے لئے کافر جو سامان کرتے ہیں اور تدابیر عمل میں لاتے ہیں اُن کے تباہ کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ اُن کی ہی تدبیروں کو اور کوششوں کو اُلٹا کر دیتا ہے۔ کسی بڑے سامان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے ہاتھی والوں کو چڑیوں نے تباہ کر دیا۔ ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی۔ جب کبھی کوئی اصحاب الفیل پیدا ہو تب ہی اللہ تعالیٰ ان کے تباہ کرنے کے لئے انکی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کا سامان کر دیتا ہے۔ ۔۔۔ اِس وقت اصحاب الفیل کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں میں بہت کمزوریاں ہیں۔ اسلام غریب ہے اور اصحاب الفیل زور میں ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے۔ چڑیوں سے وہی کام لے گا۔"

(الحکم ۱۷۔ جولائی ۱۹۰۱ء بحوالہ ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۷۲۔ ۱۷۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جیسے یہ پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پوری ہوئی ایسے ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی (اسلام زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے)۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فارسی شعر اور یہ اقتباس ایک زبردست پیشگوئی پر مشتمل ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلامی مملکت یا مسلمانوں پر اگر ظلم کیا جائیگا یا انہیں تباہ کرنے کی نیت سے ان پر حملہ کیا جائے گا تو انہیں بوجہ اس کے کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں تباہی سے بچا لیا جائے گا اور ان کا دشمن ذلیل اور نامراد رہے گا۔ اِس میں خدا نے یہ تسلّی دی ہے کہ جب بھی دشمن اسلام پر حملہ آور ہوگا اور اسے تباہ کرنا چاہے گا تو وہ دشمن کو تباہ و برباد کر دے گا (اسلام زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے)۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی رو سے پاکستان وہ قلعۂ ہند ہے جس میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پناہ گزیں ہوئے ہیں۔ چنانچہ جب ۶ ستمبر کو بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو اللہ تعالےٰ کے فرشتے آسمان سے اُترے اور انہوں نے پاکستانی فوجوں کی مدد کی۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حملہ آور فوجوں کو ذلّت آمیز شکست اٹھانا پڑی (پاکستان زندہ باد کے نعرے) دونوں کی فوجی طاقت میں زمین آسمان کا فرق تھا کوئی مقابلہ تھا ہی نہیں۔ حملہ آور فوج کئی گنا زیادہ تھی۔ پھر آجکل کی جنگ میں ہوائی فوج کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ پاکستان کے پاس ہندوستان کے مقابلہ میں بہت تھوڑے ہوائی جہاز تھے ایک اور چھ کی نسبت تھی۔ لیکن خدا تعالےٰ نے کہا کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ تھوڑی تعداد والے جہاز بڑی تعداد والے جہازوں پر غالب آئیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا ہمارے قلیل التعداد جہازوں نے حملہ آوروں کے

کثیر التعداد جہاز تباہ کر دئیے۔ خدائی تائید و نصرت کا جو ظہور ہماری آنکھوں کے سامنے ہوا ہے اور جسے ہم نے خود مشاہدہ کیا ہے اسے ہم جھٹلا نہیں سکتے۔ یہی حال میدانی لڑائی میں ہوا۔ ایک محاذ پر ہمارا ایک بریگیڈ حملہ آور فوج کے تین ڈویژنوں کا تین دن تک مقابلہ کرتا رہا۔ دشمن نے ان تین ڈویژنوں کی مدد سے قریباً آٹھ حملے کئے اور وہ ہر بار اس طرح پسپا ہوتا رہا جس طرح ایک دیوانہ دیوار سے ٹکر مارتا ہے اور واپس چلا جاتا ہے۔ ایک اور محاذ پر ہماری ایک بٹالین نے حملہ آور دشمن کی چار بٹالین فوج پر حملہ کیا اور انہیں مار بھگایا۔ دشمن کے جو فوجی گرفتار ہوئے ان میں ایک فوجی افسر بھی تھا جب اُس سے کہا گیا کہ تمہاری چار بٹالین فوج ہماری ایک بٹالین فوج کا بھی مقابلہ نہ کر سکی تو اسنے یہ ماننے سے انکار کر دیا کہ پاکستان کی ایک بٹالین فوج نے ان پر حملہ کیا تھا۔ اسنے کہا ہم پر تو پورے ایک بریگیڈ نے حملہ کیا تھا ہم اس کا کیسے مقابلہ کرتے؟ خدا تعالےٰ نے ایسا تصرّف کیا کہ اس نے ہماری قلیل التعداد فوج کو دشمن کی نگاہ میں بڑا کر کے دکھایا اور وہ مرعوب ہو کر بھاگ کھڑا ہوا۔

قرآنِ مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کافروں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی مدد کرتا ہے تو کافروں کو مسلمانوں کی قلیل التعداد فوج تعداد میں بہت زیادہ نظر آنے لگتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:-

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

(الانفال آیت ۴۴، ۴۵)

ترجمہ:- "(یہ واقعہ اُس وقت کا ہے) جبکہ اللہ تعالےٰ نے تیری خواب میں اُن کافروں کو کم کر کے دکھایا تھا۔ اور اگر تجھے وہ (کفار) بڑی تعداد میں دکھائے جاتے تو تم ضرور کمزوری دکھاتے اور اس معاملہ میں (یعنی لڑائی کے بارہ میں) آپس میں جھگڑتے (کہ لڑائی کی جائے یا نہ)۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے تم کو محفوظ رکھا۔ وہ دلوں تک کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اور یاد کرو جبکہ وہ ان (کفار) کو تمہاری نظر میں لڑائی کے وقت کمزور دکھاتا تھا۔ اور (قبل از جنگ) تم کو ان کی نظر میں کمزور اور قلیل التعداد دکھاتا تھا تاکہ اللہ وہ بات پوری کر دے جس کا وہ فیصلہ کر چکا ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف سب باتیں لوٹائی جائیں گی۔"

اسی طرح اللہ تعالےٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے:-

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُـؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝

(آلِ عمران آیت ۱۴)

ترجمہ:- اُن دو گروہوں میں جو ایک دوسرے سے برسرِ پیکار تھے تمہارے لئے یقیناً ایک نشان تھا۔ (ان میں سے) ایک گروہ تو اللہ کے راستہ میں جنگ کرتا تھا اور دوسرا منکر تھا۔ وہ مسلمان ان کافروں کو اصل تعداد سے دو چند نظر آرہے تھے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے مدد دے کر قوت بخشتا ہے۔ اس بات میں آنکھوں والوں کے لیے یقیناً ایک نصیحت ہے۔

ان دونوں آیتوں کو ملا کر دیکھا جائے تو ان میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالےٰ لڑائی سے پہلے پہلے مسلمانوں کو جنگ پر آمادہ کافروں کی تعداد کم دکھاتا ہے تاکہ وہ ہمت نہ ہاریں۔ دوسری طرف کافروں کی اُس قوم کو جسے خدا تعالیٰ شکست دینے کا فیصلہ فرماتا ہے مسلمان کمزور اور ذلیل و حقیر نظر آتے ہیں جس سے ان میں کبر اور غرور پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ ۶ ستمبر کو ہوا کہ بھارتی فوج نے اپنی تعداد اور فوجی طاقت کے گھمنڈ میں پاکستان پر حملہ کے ساتھ ہی اپنی فتح اور لاہور پر قبضہ کا اعلان کر دیا لیکن جب جنگ شروع ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے ان کافروں کی آنکھوں کے زاویہ کو بدل دو پھر انہیں وہی کمزور اور بے حیثیت نظر آنے والے قلیل التعداد مسلمان زیادہ اور طاقتور نظر آنے لگتے ہیں جیسا کہ ستمبر کی لڑائی میں فی الحقیقت بھارت کی کثیر التعداد اور طاقتور فوج کو پاکستان کے قلیل التعداد سپاہی تعداد اور طاقت میں اپنے سے زیادہ نظر آنے لگے اور شکست کھانے کے بعد انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ہم پر ایک بٹالین نے نہیں پورے ایک بریگیڈ نے حملہ کیا تھا (پاکستان زندہ باد، افواجِ پاکستان زندہ باد کے پُرجوش نعرے)۔ الغرض زمین پر میدانِ جنگ میں، آسمان کی فضائے بسیط میں اور سمندر کے پانیوں میں مسلمانوں نے خدا کی قدرت اور اس کی تائید و نصرت کے بڑے عظیم الشان جلوے دیکھے ہیں اور یہ بڑا فضل ہے جو خدا نے ہماری قوم پر کیا ہے۔

(دوسرا فضل جو اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کے دوران ہماری قوم پر کیا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مُلک کے اندرونی محاذ پر کامل اتحاد کا معجزہ ظاہر ہوا۔ یہ وہی معجزہ ہے جس کا ذکر قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِن الفاظ میں کیا ہے فرماتا ہے:-

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(الانفال آیت ۶۴)

اور ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا۔ اگر تو جو کچھ بھی زمین میں ہے اُن پر خرچ کر دیتا تو بھی ان کے دلوں کو اس طرح باندھ نہیں سکتا تھا۔ لیکن اللہ نے ان میں باہمی محبت قائم کر دی۔ وہ یقیناً غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

یہی کچھ ہمارے ساتھ بھی ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پوری کی پوری قوم کو متحد کر دکھایا۔ اگر ہم پہاڑوں کے برابر بھی مال خرچ کرتے تو بھی اپنی کوشش اور جدّ و جہد سے ایسا اتحاد پیدا نہیں کر سکتے تھے۔ یہ خدا ہی ہے جو فضل کرنے پر آتا ہے تو ایک منتشر قوم کو متحد کر دکھاتا ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ ۵ ستمبر کی رات کو ہماری قوم انتشار کی حالت میں سوئی تھی لیکن جب ۶ ستمبر کی صبح کو سورج طلوع ہوا تو وہ ایک متحد و مربوط قوم پر طلوع ہوا کیونکہ وہ منتشر قوم صبح ہونے سے پہلے پہلے کامل اتحاد کی دولت سے مالا مال ہو چکی تھی۔

تیسرا فضل جو اللہ تعالیٰ نے ہماری قوم پر کیا ہے وہ بالواسطہ نوعیّت کا ہے۔ اور وہ اس رنگ میں ظاہر ہوا ہے کہ ہماری قوم اور ہماری فوج کے کارناموں کو دیکھ کر بعض حاسد پیدا ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب کسی کام کو پسند کرتا ہے تو اسکے حاسد پیدا کر دیتا ہے۔ پس حاسدوں کا پیدا ہو جانا اس بات کی علامت ہے کہ یہ کام خدا کی نگاہ میں عزّت دیا گیا ہے اور اُس کے ہاں مقبول ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے جس میں اس حقیقت پر ہی روشنی ڈالی گئی ہے۔ وہ الہام یہ ہے:-

اذا نصر اللہ المؤمن جعل لہ الحاسدین فی الارض۔ (تذکرہ ص۲۷۹)

چنانچہ جنگ کے بعد ہمارے لئے جو بعض اُلجھنیں پیدا ہو گئی ہیں ان میں حسد ہی کام کر رہا ہے۔ مثلاً امریکہ ہے۔ ویٹ نام میں اسکی طاقت وہ نتیجہ پیدا نہیں کر سکی ہے جو حالیہ جنگ میں پاکستان کی کم طاقتی نے پیدا کر دکھایا ہے۔ پاکستان کی اس غیر معمولی کامیابی کو دیکھ کر اس قسم کی اقوام پاکستانیوں سے حسد کرنے لگ گئی ہیں (پاکستان زندہ باد، افواجِ پاکستان زندہ باد کے پُرجوش نعرے) لیکن اس صورتِ حال پر ہمیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ہم نے خدائی مدد و نصرت اور اسکی تائید کو اپنی آنکھوں سے نازل ہوتے دیکھا ہے۔ وہ خدا جسنے ہمیں اپنی تائید و نصرت سے نوازا ہے وہ کمزور نہیں ہو گیا۔ وہ ہمہ قدرت ہے کوئی چیز بھی اسکے قبضۂ قدرت سے باہر نہیں۔ اُس کی مدد و نصرت اور فضل کے نزول کو دیکھ کر اب تو ہم حق الیقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ خدا کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔ وہ آئندہ بھی ہماری مدد کرے گا اور پاکستان کو دشمنوں اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے اسے مزید کامیابیاں عطا فرمائے گا۔

چوتھا فضل یہ ہوا کہ پاکستان پر بھارت کے حملہ کے وقت احمدیوں کو پاکستان کی کامیابی کے متعلق بڑی کثرت سے رؤیا ہوئے۔ دوسروں کو بھی رؤیا ہوئے ہوں گے لیکن ہمیں ان کا علم نہیں (اس موقع پر حضور نے بعض احمدیوں کے رؤیا سُنائے)۔

اللہ تعالیٰ کے اِن پیہم اور مسلسل افضال پر اگر ہم قیامت تک اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں تو بھی شکر کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ جماعتِ احمدیہ کو اور پوری پاکستانی قوم کو اِن غیر معمولی افضال پر جو اللہ تعالیٰ نے اس پر نازل کیئے ہیں صحیح معنوں میں اسکے شکر گزار بندے بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ضمناً میں یہ بتا دیتا ہوں کہ شکر کس طرح ادا کیا جاتا ہے۔

شکر کا پہلا اور سب سے مقدم طریق یہ ہے کہ ہم کامل توکّل صرف اللہ تعالیٰ پر ہی رکھیں۔ مادی طاقتیں اور ان کے مادی اسباب و وسائل کتنے ہی زیادہ اور عظیم کیوں نہ ہوں ہم ان سے کبھی مرعوب نہ ہوں۔ وہ خدا کے مقابلہ میں اتنی حیثیت بھی نہیں رکھتیں جتنی حیثیت مٹی کا ایک ذرہ رکھتا ہے۔

شکر کا دوسرا طریق یہ ہے کہ ہم اپنی مادی کمزوری اور قلّتِ تعداد کی وجہ سے کبھی مایوس نہ ہوں وہ خدا جس کے کُن کہنے سے دنیا پیدا بھی ہو جاتی ہے اور فنا بھی ہو جاتی ہے چشم زدن میں ہماری کمزوری کو طاقت میں اور قلّت کو کثرت میں بدل سکتا ہے جیسا کہ اسنے حالیہ جنگ میں کر کے دکھا دیا۔ پس شکر کا ایک طریق یہ ہے کہ ہم مایوسی کو قریب نہ آنے دیں اور خدا پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے اس بات پر یقین رکھیں کہ ہمارا خدا ضرور ہماری مدد کرے گا اور ہمیں کامیابی عطا فرمائے گا۔

شکر کا تیسرا طریق ہمارے خدا نے ہم کو یہ بتایا ہے کہ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کہ جو انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا پس ہم پر اللہ تعالےٰ ہی کا نہیں بلکہ اپنے محسنوں کا شکر بھی واجب ہے۔ اس لئے ہم کو یہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہر وہ فرد اور ہر وہ مُلک جسنے اس نازک موقع پر پاکستان کی مدد کی ہے ہم ان کے شکر گزار رہیں گے اور کبھی ان سے بے وفائی نہیں کریں گے۔ ٭

٭ اگر ہم اس طرح اور اس رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اُس کے احسانوں پر اس کے شکر گزار رہیں گے تو وہ لئن شکرتم لازیدنکم کے وعدہ کے مطابق پہلے سے بھی زیادہ فضل کے ساتھ ہم کو نوازے گا اور ہمیں پہلے سے بھی بڑھ کر کامیابیاں عطا فرمائے گا۔ اے خدا تو ہمیں صحیح معنوں میں اپنے شکر گزار بندے بنا اور ہم کو اپنے اُن فضلوں سے نواز جن سے تو اپنے شکر گزار بندوں اور قوموں کو ہمیشہ نوازتا چلا آیا ہے۔ (آمین)

والد محترم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی کی یاد میں

(محترمہ زینب حسن صاحبہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان)

[redacted]

جیسے ہی رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہوتا ہے۔ مجھے اپنے محترم والد صاحب کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ۱۹۶۲ء میں رمضان کے ۱۹ روزے میں نے ان کے ساتھ حیدرآباد دکن میں گزارے اور بیسویں روزے کی شام عین افطار و مغرب کے وقت یہ پاکیزہ ہستی اس فانی دنیا کو اور ہم سب کو چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ کی بے شمار رحمتیں اور برکتیں ان پر ہر دم نازل ہوں۔ آمین

اللہ تعالےٰ کا یہ شکر و احسان تھا کہ اس نے عاجزہ کو ان کی آخری زیارت نصیب کی اور کچھ خدمت کا موقعہ بھی دیا۔ کیونکہ میں چند ہفتہ قبل ہزاروں میل ان سے دور پاکستان میں تھی کہ تار آیا کہ والد صاحب مجھے یاد کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کا یہ احسان ہے کہ میں تار ملنے کے چند گھنٹوں کے اندر والد صاحب کے پاس حاضر ہو کر خدمت گذاری میں مصروف ہو گئی۔ پھر ایک سال بعد جبکہ ان کا تابوت حیدرآباد دکن سے جہاں وہ امانتاً دفن تھا۔ قادیان لایا گیا۔ تو میں دوبارہ وہاں موجود تھی۔ اور غالباً جمعہ کے مبارک دن صبح کے وقت بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کی وصیت اور خواہش کے مطابق انہیں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ آمین۔

حضرت والد صاحب کی پاک زندگی کا حال میں نے پہلے بھی کچھ بیان کیا تھا۔ آج پھر لکھنے سے یہ غرض ہے کہ اپنے بھائی بہنوں اور خصوصاً خاندان مبارک اور حضرت خلیفہ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حضرت والد صاحب بزرگوار کے لئے خاص دعا کی درخواست کی جائے اور ان کی تمام اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی توفیق ملے۔ آمین۔

حضرت والد صاحبؓ کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بے حد عشق تھا (اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں و برکتیں حضورؓ پر ہوں اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر ہوں آمین) خلیفہ کی اطاعت اور ہر حکم پر لبیک کہنا اپنا عین فرض سمجھتے تھے۔ سلسلہ کی طرف سے جب سال میں ایک دن تبلیغ کے لئے وقف کرنے کی تحریک ہوتی۔ تو آپ گھر سے جلد صبح ہی ناشتہ سے فارغ ہو کر خاص نفل پڑھ کر اپنے ساتھ بہت سے تبلیغی اشتہار اور کتابیں لے کر روانہ ہو جاتے۔ اگرچہ عام طور پر بس (BUS) میں سفر کرنے کے عادی نہ تھے۔ لیکن تبلیغ کی غرض سے کہ بس میں بہت لوگ ملتے ہیں۔ بس میں روانہ ہو جاتے۔ سکندرآباد سے حیدرآباد تک چکر لگاتے۔ جب کتابیں اور اور اشتہار ختم ہو جاتے تو پھر گھر سے اور کتابیں لے کر روانہ ہو جاتے۔ شام تک اس فرض کی ادائیگی میں مصروف رہتے ہم لوگ والدہ محترمہ کے ساتھ موٹر میں اپنے ملنے والیوں کے گھر جا کر تبلیغ کی کوشش کرتے۔ اس پر والد صاحب محترم اور بھی خوش ہوتے کہ ہم نے آج گھر کے روزانہ کے دھندوں کو چھوڑ کر یہ فرض ادا کیا۔

جلسہ سالانہ پر جب سے احمدی ہوئے برابر خدا کے فضل سے شریک ہوتے رہے ایک سال میری چھوٹی ہمشیرہ ہاجرہ جو کہ غالباً اگیارہ سال کی تھی سخت بیمار ہو گئی۔ جلسہ کے ایام قریب تھے۔ ہمیں فکر و پریشانی تھی کہ بچی کی حالت اس قدر خراب ہے مگر والد صاحب برابر جلسہ پر جانے کے خیال میں ہیں۔ آخر جس رات کو روانہ ہونا تھا۔ بہن کی حالت زیادہ خراب ہو گئی۔ حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ بڑے ڈاکٹر صاحب کو بلایا جائے۔ اگر وہ فوراً اپریشن کا مشورہ دے گا۔ تو میں جلسہ پر جانے کا پروگرام ملتوی کر دوں گا۔ ڈاکٹر صاحب نے جو انگریز تھے معائنہ کرنے کے بعد کہا کہ اپریشن کی ضرورت نہیں ہے۔ بس اسی رات کو بچی کو ایسی نازک حالت میں چھوڑ کر دعاؤں کے ساتھ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہو گئے۔ آپ کی دعاؤں کی برکت سے بہن ہاجرہ کی وہ بچپن کی بیماری معجزانہ طور سے بغیر اپریشن کے اچھی ہو گئی الحمدللہ۔ ورنہ چھوٹے ڈاکٹروں کی رائے تھی کہ اپریشن میں ذرا بھی دیر ہو گی تو بچی کی جان کو خطرہ ہے۔

جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی میں صبح سے شام تک برابر شریک ہوتے تھے۔ کان سے اونچا سنتے تھے اور باوجودیکہ سٹیج پر بالکل تقریر کرنے والے سے قریب ہوتے تھے مگر تقریر بالکل سنتے نہ پاتے تھے۔ مگر یہ ان کا صبر ہمت اور شوق تھا کہ گھنٹوں اپنی اس ضعیفی کی حالت میں بھی بغیر کسی سہارے کے بیٹھ کر جلسہ میں شریک ہوتے ایک دفعہ چوہدری انور کاہلوں صاحب نے حضور رضی اللہ تعالیٰ کی تقریر کے بعد حضرت والد صاحب کو آپ کی تقریر کا ریکارڈ سنایا تو بہت خوش ہوئے اس وقت دریافت کرنے پر کہ کیا آپ نے یہ تقریر جلسہ گاہ میں نہ سنی۔ فرمایا کہ باوجود قریب ہونے کے میں سن نہیں سکتا۔

اپنے کھانے اور آرام کی بہت کم ضرورت سمجھتے لیکن اپنے مہمانوں کی بہت فکر رکھتے تھے اللہ تعالےٰ نے مالی دولت کے ساتھ دل بھی بہت بڑا دیا تھا۔ اور جب تک حالات نے اجازت دی بلکہ آخر دم تک آپ نے مہمان نوازی اور غرباء نوازی کا خیال رکھا آخر وقت تک نماز با جماعت کا لحاظ اور تہجد پابندی سے ادا فرماتے رہے۔ ہر نماز پر خواہ کتنی ہی سردی کیوں نہ ہو تازہ وضو کرتے سونے سے قبل قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر بڑی دیر تک دعا فرما کر اپنے سیدھے طرف لیٹ جاتے۔ قبلہ کی طرف اپنے پیر کا رخ نہ ہونے کا بھی پختہ خیال رکھتے۔ سب بزرگوں سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں

اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب کی مغفرت فرما کر ان تمام نیکیوں کو اپنے فضل سے قبول فرما کر ان کو بے انتہا اجر دے اور ان کی درد دل کی دعائیں جو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور خاندان مبارک۔ اسلام اور ساری جماعت کے حق میں کرتے رہے ہیں وہ تمام اپنے فضل سے قبول فرماتے ان کی تمام اولاد کو بھی ان نیکیوں کی وارث بنا کر انجام بخیر فرمائے آمین۔

میری محترمہ والدہ صاحبہ اپنی ضعیفی کی وجہ سے آنکھ اور جسم کی کمزوری کے باوجود نہایت صبر سے آجکل کے حالات کا مقابلہ کرتی ہیں اللہ تعالےٰ ان کی صحت و عمر میں برکت دے اور ان کی تمام صبر آزما تکلیفوں اور فکروں کو دور کرے اور اپنے بے شمار فضل و کرم سے نوازے آمین

بچّوں کا حق نہ بھُولئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق والدین کی دعائیں بچوں کے حق میں مقبول ہوتی ہیں اور رمضان المبارک بھی دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ اس لئے اپنے بچوں کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے ضرور دعائیں کریں یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ عہدیداران کو اطفال کی تعلیم و تربیت کرنے کی صحیح رنگ میں توفیق عطا فرمائے۔

(مہتمم اطفال ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱ ۔ لندن سے میرے بیٹے عزیز عبدالغفور صاحب کا خط ملا ہے کہ ان کی اہلیہ شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ انہیں جلد سے جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔

(چوہدری چراغ دین سانگلہ ہل)

۲ ۔ میرے والد مولوی عبدالکریم صاحب شاہد مربی کا ٹھگر ٹھی عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں سر درد بیمار چلے آرہے ہیں آجکل گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بزرگان سلسلہ و صحابہ کرام سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار عبدالحکیم)

۳ ۔ عزیزہ امۃ الحفیظ صاحبہ ستی کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ کافی علاج کے باوجود کوئی آرام نہیں ہوا۔ احباب کرام اور معتکفین حضرات کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کامل شفا عطا فرمائے۔

(خاکسار شیخ رشید احمد کارکن ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ)

عید مبارک کیلئے
عطاران مشرق رجسٹرڈ ربوہ
کے مایۂ ناز تحفے
۱۔ روغن سرسوں کچی گھانی فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ (خوشبودار)
۲۔ روغن آملہ ۔ فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ
۳۔ خورشید ہیئر آئل متعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ بالوں کے لئے بہت مفید۔ قیمت ارزاں مضر صحت اجزاء سے بکلی پاک۔ مکمل گارنٹی کیساتھ
سٹاکسٹ ۱۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
۲۔ نوید جنرل سٹور گولبازار ربوہ

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
نور کا جل
جو عید مبارک کے موقعہ پر آپ کے بچوں اور عزیز و اقارب کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ جس کے استعمال سے آنکھیں خوبصورت چمکدار اور صحت مند رہتی ہیں۔ اپنے گھر میں ایک شیشی ضرور موجود رکھیں۔
قیمت فی شیشی سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

غلبۂ اسلام اور احمدی نوجوانوں کی ذمہ داری

نوجوانوں کی درستی و اصلاح اور ان کا نیک کاموں میں تسلسل ایک ایسی بات ہے جسے کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا یہ نہایت ہی اہمیت رکھنے والا کام ہے اور اسی کام کو سرانجام دینے کے لئے خدام الاحمدیہ کی تنظیم قائم کی گئی ہے۔ خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا اور اس کے مقرر کردہ قواعد کے ماتحت کام کرنا ایک اسلامی فوج تیار کرنا ہے اور یہی وہ فوج ہے جس نے اس روحانی تعلیم و تربیت سے احمدیت کے جھنڈے کو فتح اور کامیابی کے ساتھ دشمن کے مقام پر گاڑنا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ کسی قوم کے نوجوانوں کی درستی ہی اصل کام ہوا کرتی ہے۔ اور قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی اور زیادہ تر کاموں کی ذمہ داری آئندہ نوجوانوں پر ہی پڑنے والی ہوتی ہے۔ اسلئے یہ ضروری ہے کہ مستقبل قریب میں پڑنے والی ذمہ داریوں کے لئے خدام اپنے آپ کو مجلس کے پروگرام پر عمل پیرا ہو کر تیار کریں۔ اور اس تنظیم میں رہ کر اس تربیت کو اپنے لئے انتہائی طور پر مفید بنانے کی کوشش کریں۔ اور ان مقدس عزائم کے ساتھ اس تنظیم میں اپنے آپ کو شامل کر کے اس کو اپنے لئے، قوم کے لئے، اسلام و احمدیت کے لئے مفید بنانے کے لئے اپنے دلوں میں حقیقی تڑپ محسوس کریں۔

تربیت اولاد ایک نہایت ہی اہم کام ہے بعض اوقات اولاد انسان کے لئے ابتلاء، آزمائش اور فتنہ کا موجب بن جاتی ہے حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا آپ پر ایمان نہ لایا۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ میں تیرے اہل کو بچاؤں گا۔ مگر آپ کا بیٹا ایمان نہ لانے کی وجہ سے غرق ہونے لگا۔ اس پر حضرت نوحؑ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اے باری تعالیٰ۔ تو نے تو مجھ سے میرے اہل بچانے کا وعدہ کیا تھا مگر میرا بیٹا غرق ہونے لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ سبق دیا۔ کہ غیر صالح اولاد در اصل حقیقی اولاد کہلانے کی مستحق نہیں۔ یہ ایک تنبیہ ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے فرمایا۔ قوا انفسکم و اھلیکم نارا۔ کہ جہاں تم اپنے آپ کو آگ کے عذاب سے بچانے کی کوشش کرو وہاں اپنے اہل و عیال کی بھی فکر کرو۔ علاوہ ازیں اولاد کی تربیت اولاد کا صحیح اور آخری علاج بارگاہ رب العزت میں درد مندانہ دعائیں ہیں۔ کیونکہ وہی قادر مطلق اور مقلب القلوب ہستی ہے۔ قرآن کریم نے ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین کی دعا سکھا کر اس مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ہم احمدی ہیں اور شجر احمدیت کی سرسبز شاخیں۔ ہم ایک زندہ قوم ہیں جو اپنی روایات کے تحفظ کا پورا پورا انتظام کرتی ہیں۔ یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے۔ جو قومیں اپنی روایات سے بے اعتنائی برتتی رہیں۔ آخر مٹ گئیں۔ ہماری روایات تو بہت قیمتی اور لاجواب ہیں۔ ہمارا یہ اولین فرض ہے۔ کہ ہم اپنی روایات کو مدنظر رکھیں اور اسکے مطابق اپنے آپ کو ڈھالیں۔

جس طرح ہم سے پہلے شیدایان احمدیت نے اسلام و احمدیت کی ترقی و اشاعت میں کوشش کی۔ ہم نوجوانان احمدیت کو بھی اس نقش قدم پر چل کر اپنی قدیم روایات کو قائم کرنا ہوگا۔ نوجوانی کے عالم میں بے شمار مشغلے اور دھندے ہوتے ہیں۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ عالم شباب میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی محبت، خدمت اسلام کا جذبہ کا پیدا ہو جانا خدائی نعمت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے اپنے زمانہ خلافت سے قبل جبکہ آپ کی عمر ابھی کوئی انیس سال کی ہوگی۔ اپنی جماعت کے نوجوانوں کو مخاطب کر کے لکھا۔

"اے میرے احمدی بھائیو! اگر ہم نے خدا تعالیٰ کے فرستادہ کو مانا ہے تو یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اب ہم بالکل سبکدوش ہو گئے ہیں۔ بلکہ ہم نے اپنے سر پر ایک بار گراں اٹھایا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا کوئی ایسی بات نہیں۔ جو زبان سے کہہ دینے پر اس سے خلاصی ہو جائے۔ نہیں، بلکہ اسکے لئے بڑی قربانی کی ضرورت ہے۔ اگر ہم کو دین اسلام کی مدد کرنے کا جوش نہیں۔ تو یقیناً ہم نہایت ہی گھاٹا پانے والوں میں ہیں۔ وہ دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ جس میں اسلام کی محبت نہ ہو اور وہ آنکھ جو اسلام کی ترقی دیکھنے کی مشتاق نہیں۔ پھوٹ جائے تو بہتر ہے۔ ٹوٹ جائیں وہ ہاتھ جو اسلام کی مدد سے قاصر ہیں۔ رونے کا مقام ہے۔ اگر ہم اسلام کی ترقی کی کوشش میں کچھ بھی سستی کریں۔ اے غیور خدا تو دیکھتا ہے کہ اسلام پر شرک نے کیسے کیسے حملے کئے ہیں۔ پس ہماری مدد کر کہ ہم تیرے مسیح کے ساتھ شرک کے توڑنے میں لگے ہوئے ہیں۔ آمین۔

اے نوجوانان احمدیت! اپنے پیارے امام کے ان الفاظ کو بار بار پڑھئے اور اپنے دلوں کو ٹٹولئے۔ کہ اسلام کے غلبہ میں ہمارا کہاں تک دخل ہے؟ اور سوچئے کہ کس حد تک اشاعت اسلام کے علمی جہاد میں ہم کوشاں ہیں؟

درازیٔ عمر کا نسخہ

حضرت مسیح پاک بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا:-

"انسان اگر چاہتا ہے۔ کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے۔ تو اس کو چاہیئے جہاں تک ہو سکے۔ خالص دین کے واسطے اپنی عمر وقف کرے۔ یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکہ نہیں چلتا۔ جو اللہ تعالیٰ سے دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دغا دیتا ہے وہ اپنی پاداش میں ہلاک ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جب تک زندگی بڑھانے کے لئے اسکے خلوص و وفاداری کے ساتھ اعلاء کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جائے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آجکل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے۔ کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے اگر یہ بات نہیں ہے۔ تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔ یونہی چلی جاتی ہے . . . .

ایک صحابی کا ذکر ہے کہ اس کے ایک تیر لگا اور اس کے خون جاری ہو گیا۔ اس نے دعا کی۔ کہ اے اللہ۔ عمر کی تو مجھے کوئی غرض نہیں البتہ یہود کا انتقام دیکھنا چاہتا تھا۔ جنہوں نے اس قدر اذیتیں اور تکلیفیں دی ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ اسی وقت اس کا خون بند ہو گیا۔ جب تک کہ وہ یہود ہلاک نہ ہوئے۔ اور جب وہ ہلاک ہو گئے۔ تو خون جاری ہو گیا۔ اور اس کا انتقال ہو گیا۔ حقیقت میں سب امراض اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ کوئی مرض اسکے حکم کے بغیر پیش دستی نہیں کر سکتا۔ اس لئے فرد کا ہے کہ خدا تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرے یہی اقبال کی راہ ہے۔ مگر افسوس ہے۔ جن راہوں سے اقبال آتا ہے۔ ان کو انسان بدظنی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور نحوست کی راہوں کو پسند کرتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ آخر گر جاتا ہے۔

(الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء)

پس اے نونہالان جماعت! آپس میں بھائیوں کی طرح رہو اور دین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جاؤ۔ جو کام ہمارے سپرد ہوا ہے۔ اسے خدا تعالیٰ کا فضل سمجھو۔ اور یاد رکھو۔ خدا تعالیٰ ہمارا محتاج نہیں۔ ہمارے کام وہی آئے گا۔ جو ہم یہاں کر جائیں گے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سلسلہ کی بدنامی کا موجب نہ بنیں بلکہ اپنے ایمان۔ عمل اور قربانیوں کے ساتھ اسلامی زندگی کا وہ نمونہ پیش کریں جس کو دیکھ کر ہر شخص اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے۔ کہ اس کاروباری زمانہ میں بھی دین کو دنیا پر مقدم کیا جاسکتا ہے احمدیت میں داخل ہو کر ہم نے یہ عہد باندھا ہے۔ کہ ہم اسلام کی خدمت کریں گے اور اپنی جانوں اور مالوں کو قربان کر کے اسلام کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے میں گاڑ دینگے جب تک ہم اپنے عمل سے اس کا ثبوت نہیں دیتے۔ اس وقت تک یہ دعویٰ کہ ہم اسلام کی خدمت کے لئے کھڑے ہیں۔ بے معنی دعویٰ ہوگا۔ یہ خدائی تقدیر ہے کہ اسلام کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے ہوا میں اسکو اونچا رکھیں گے۔ مگر ہمیں تو اسباب کی فکر کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتوں کے ہاتھوں کے ساتھ ہمارے ہاتھ بھی اس جھنڈے کا سہارا دے رہے ہوں۔

پروگرام کے باقی تمام شعبہ جات میں شعبہ تربیت ریڑھ کی ہڈی کا سا کام دیتا ہے۔ یہی ایک ایسا شعبہ ہے۔ جس کے گرد باقی تمام شعبہ جات چکر لگاتے ہیں۔ اس شعبہ کی مضبوطی خدام الاحمدیہ کی مضبوطی بلکہ جماعت کی مضبوطی ہے۔ اس شعبہ کی مفصل سکیم مجالس کو بھجوا دی گئی ہے۔ لہذا میں تمام نوجوانان احمدیت سے اپیل کرتا ہوں کہ پورے عزم کے ساتھ اس نئے سال کو دعاؤں کے ساتھ شروع کریں۔ تا اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔ خدا کرے یہ نیا سال ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مرگی کا علاج

جلسہ سالانہ سے قبل ایک دوست نے اعلان کیا تھا کہ مجھے مرگی کی مرض ہے اس کا علاج بتائیں۔ سو انکے لئے یہ اطلاع ہے کہ

عقر قرحہ	شہد خالص
ایک پاؤ	ایک چھٹانک

دونوں کو ملا کر روزانہ ایک چمچہ صبح اور ایک شام استعمال کرے۔ لیکن عقر قرحا کو صاف کریں اور پھر پیس کر چھان لیں۔

میرے چھوٹے بھائی کو بھی مرض یہی تھی لہذا اس سے آرام آگیا تھا۔

خاکسار عبد المالک معرفت مسجد احمدیہ بیرون بازار گنج مغلپورہ لاہور

عید فنڈ

مومن کسی موقع پر بھی اپنے پیارے دین اسلام کی خدمت کو فراموش نہیں کیا کرتے۔ اسی لئے عید فنڈ جاری کیا گیا تھا۔ تا عید کی خوشی میں احباب جو خرچ کرنا چاہیں۔ اس کا ایک حصہ دین اسلام کی اشاعت اور استحکام کے لیے سلسلہ کو ادا کر دیں۔ ابتداء میں اس چندہ کی شرح کمانے والے کے لیے کم از کم ایک روپیہ فی کس تھی۔ اب جب کہ روپیہ کی قیمت بہت کم ہو گئی ہے اور احباب کی آمدنیاں بڑھ گئی ہیں۔ تو عید فنڈ کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ خاکسار کی رائے تو یہ ہے کہ چونکہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا ہوا ہے اس لئے ہر دوست اس خوشی کے موقعہ پر جتنی رقم خرچ کر سکتے ہوں اس کا نصف سے زیادہ حصہ عید فنڈ میں عطا فرمائیں۔

اس چندہ کے جاری رکھنے کی ایک اور اہم وجہ بھی ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔

"پس مختلف تحریکات کا ہونا جماعت کی روحانی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے اگر صرف چندہ عام جماعت سے وصول کیا جاتا تو اس کے دل میں روحانیت پیدا نہیں ہوتی جو چندہ عام اور وصیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر صرف چندہ عام اور وصیت کی مدات ہوتیں تو ان دونوں کے نتیجہ میں بھی وہ روحانیت پیدا نہ ہو سکتی۔ جو چندہ عام چندہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے گویا ہر نئی تحریک مومنوں کے دلوں میں ایک نیا ایمان پیدا کر دیتی ہے میرا یہ مطلب نہیں کہ ہم دیوانگی کے طور پر اپنے چندوں کو بڑھاتے چلے جائیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وہ سکیمیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی روحانی ترقی کے لئے جاری فرمائی تھیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو جاری رکھیں تاکہ نیکی کے موجبات اور اس کے محرکات ہر وقت ہمارے سامنے ہوں کسی وقت چندہ عام کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں۔ کسی وقت وصیت کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں اور کسی وقت عید فنڈ کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۲)

(ناظر بیت المال ربوہ)

حضرت المصلح الموعودؓ کی جدائی کے غم کو ہلکا کرنے کا ایک طریق

جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کی تقریر میں جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے فرمایا:-

"حضورؓ کی جدائی ہمارے لئے انتہائی المناک حادثہ ہے ہمارا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔ پھر بھی یہ غم ہلکا نہیں ہوتا اس غم کے ہلکا کرنے کا صرف یہی ایک طریق ہے کہ ہم تبلیغ اسلام کے اس مقدس کام کو کمال مستعدی سے جاری رکھیں جسے حضور نے اپنے زمانہ خلافت میں پروان چڑھایا اور اس باغ کو ہمیشہ تر و تازہ رکھنے کی کوشش میں لگے رہیں۔ جس کی حضور نے اپنے پسینہ اور اپنے خون سے آبیاری کی"

اس کی روشنی میں ہر احمدی فرد اپنا جائزہ لے کر اس نے تبلیغ اسلام کے مقدس کام کے لئے مقدور بھر مالی قربانی کا وعدہ مرکز میں بھجوا دیا ہے!

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مربیان اطفال توجہ فرمائیں:

بچے قوم کی بہترین امانت ہیں۔ ان کی بہتر پرورش اور تربیت ہم سب کا اجتماعی فرض ہے اس لئے کہ آج کا اچھا طفل کل کا اچھا خادم بنے گا اور اس لئے بھی کہ بچپن کے تاثرات بالکل ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے پتھر پر لکیر اور سب سے بڑھ کر اس لئے کہ موجودہ ماحول اسلامی روح معاشرہ کے لئے موت کا پیغام اپنے اندر رکھتا ہے پس مربیان اطفال سے گزارش ہے کہ وہ اس اہم فرض کی طرف مناسب توجہ دیں تعلیمی کلاس جاری کریں۔ سوال و جواب کی صورت میں بچوں کو ضروری واقفیت بہم پہنچائیں۔ عام ذہانت کے امتحانات لیں اور خاص طور پر والدین کو اس طرف توجہ دلائیں۔ کہ وہ بچوں کو کسی وقت فارغ نہ چھوڑیں تا ایسا نہ ہو کہ وہ آوارگی کا شکار ہو جائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وصیت

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

اس وصیت کو جو نمبر دیا گیا ہے وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہے بلکہ یہ مثل نمبر ہے وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیا جائے گا۔

وصیت کنندہ سیکرٹری صاحبان مالی اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۸۰۲۰:- میں سید مولود احمد ولد سید داؤد مظفر شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور کی جائے۔ العبد۔ مولود احمد۔

گواہ شد۔ سید داؤد احمد پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد:- مرزا طاہر احمد ناظم وقف جدید ربوہ۔

تقریب رخصتانہ

میری ہمشیرہ عزیزہ سعیدہ اختر ایل ایچ وی۔ دختر مرزا نذیر احمد صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۶۵ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ شام ۴ بجے سول کوارٹرز پشاور عمل میں آئی۔ رات ۱۲ بجے دن راولپنڈی سے آئی تھی۔

ان کا نکاح مکرم مولوی چراغ دین صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۲۰ دسمبر ۶۴ء ہمراہ محمود احمد صاحب پروپرائٹر پیارا سٹیل ورکس راولپنڈی پسر چوہدری فیض احمد صاحب بعوض دس ہزار روپے حق مہر پڑھا تھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو متعلقہ خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار مرزا نصیر احمد۔ سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ پشاور)

کیل چھائیوں پھوڑے پھنسی خارش اور ایگزیما کے لئے
برناف کریم
فی ٹیوب ایک روپیہ
طبیب دوست کو مشورہ کے لئے تحریر فرمائیں۔
تیار کردہ
اوپل کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ گجرات

ایک دوست کو ربوہ میں رہائش کے لئے کوٹھی مکان یا زمین کی ضرورت ہے گول بازار کے نزدیک دار الصدر غربی میں ہو تو زیادہ مناسب ہوگا ویسے ہر جگہ زیر غور لائی جا سکتی ہے جو دوست فروخت کرنا چاہیں وہ مہربانی کر کے جلد از جلد کوائف سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ تخمینہ قیمت سے بھی مطلع فرمائیں۔ (کیپٹن محمد سعید صدر محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)

بندے کا صرف اپنے مونہہ سے یہ کہنا کہ الٰہی میری مدد کر کوئی معنے نہیں رکھتا

جب تک صبر اور صلوٰۃ سے کام نہ لیا جائے اُس وقت تک خدا تعالیٰ کی مدد حاصل نہیں ہو سکتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل کرنے کے اصل طریق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بندے کا صرف اپنے مونہہ سے خدا تعالیٰ کو یہ کہنا کہ الٰہی میری مدد کر کوئی معنے نہیں رکھتا۔ مدد حاصل کرنے کے لئے پہلے اس کے ذرائع پر عمل کرنا ضروری ہے جو شخص گھبرا کر مایوس ہو جاتا ہے اور پھر یہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے۔ وہ اس کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈال دیتا ہے اور ساتھ ہی یہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے نازل ہوں گے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص قربانیوں سے ہچکچاتا اور خدا تعالیٰ کی عاید کردہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے قاصر رہتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص دعا نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ طور پر گڑگڑاتا نہیں اور اس کے باوجود اس کی معجزانہ تائید کا امیدوار رہتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص دین کے معاملے میں غیرت سے کام نہیں لیتا اور اس کی ترقی میں ممد نہیں ہوتا۔ وہ دشمنوں کے مقابلہ میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص غرباء اور مساکین پر شفقت نہیں کرتا اور ان کی مشکلات کو دور کرنے میں ہاتھ نہیں بٹاتا وہ اپنی مشکلات کے وقت خدا تعالیٰ کی تائید حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر درود نہیں بھیجتا ان کے لئے دعا نہیں کرتا اور ان کے احسانات کے شکریہ کا احساس اپنے دل میں نہیں رکھتا وہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا جو شخص عبادت اور خدمت دین کے لئے اپنی ساری عمر وقف نہیں کرتا وہ قرب الٰہی کے اعلےٰ مدارج پانے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ پھر باوجود ان سب باتوں پر عمل کرنے کے جو شخص یہ محسوس نہیں کرتا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا اور اپنے عمل پر اتراتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

لوگ مونہہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

لیکن وہ نہیں جانتے کہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہنے کے ساتھ کن کن باتوں کی ضرورت ہے وہ ڈاک خانے میں روپے منی آرڈر کرانے کے لئے جاتے ہیں تو منی آرڈر فارم ساتھ لے کر جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب تک منی آرڈر فارم پر نہیں کیا جائے گا روپیہ پوسٹ نہیں ہو سکتا وہ ڈاک خانہ میں خط ڈالنے جاتے ہیں تو اس پر ٹکٹ لگاتے ہیں ورنہ وہ بیرنگ کر دیا جاتا ہے۔ مدرسہ میں داخل ہونے کے وقت وہ فارم پُر کرتے ہیں جو داخلہ کے لئے محکمہ تعلیم کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ امتحان کے لئے یونیورسٹی کا فارم پُر کرتے ہیں اور اس میں ذرا سی غلطی ہونے سے بھی ان کا دل دھڑکنے لگ جاتا ہے اور وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں کام خراب نہ ہو جائے۔ مگر خدا تعالیٰ سے بغیر کوئی فارم پُر کرنے کے اور بغیر کسی شرط پر عمل کرنے کے یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ حضور اپنے ملائکہ کی فوج بھیج کر ہماری مدد کیجئے۔ حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ یہاں بھی ایک فارم کی ضرورت ہے جب تک وہ فارم پُر کر کے اس پر دستخط نہ کئے جائیں اس وقت تک خدا تعالیٰ کی نصرت شاملِ حال نہیں ہو سکتی اور وہ صبر اور صلوٰۃ کا فارم ہے۔ جب تک صبر اور صلوٰۃ کے فارم پر دستخط نہ کرو گے تب تک خدا تعالیٰ کی مدد تمہیں حاصل نہیں ہو سکے گی"۔

(تفسیر سورہ بقرہ)

وفادار فوجوں نے نائیجیریا کا انقلاب ناکام بنا دیا

نظم و نسق کمانڈر انچیف جنرل آئرنسی کے سپرد کر دیا گیا

لندن ۱۷ر جنوری۔ نائیجیریا کا فوجی انقلاب ناکام ہو گیا ہے۔ وفاقی حکومت کی وفادار فوجوں نے حالات پر مکمل طور پر قابو پا لیا ہے۔ اور باغیوں کو کچل دیا ہے۔ مشرقی اور مغربی علاقوں پر وفادار فوجوں کا مکمل قبضہ ہے ملک کے تمام انتظامی شعبے معمول کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ لیکن شمالی علاقہ کے دار الحکومت کڈونہ پر ابھی باغیوں کا قبضہ ہے۔ ابھی تک یہ پتہ نہیں چلا ہے کہ وفاقی وزیر اعظم سر ابوبکر اور وزیر خزانہ کہاں ہیں۔ انہیں کل باغیوں نے اغوا کر لیا تھا۔ ان دونوں رہنماؤں کی تلاش جاری ہے وزیر اطلاعات وزیر ٹرانسپورٹ نے عارضی طور پر وزیر اعظم کا عہدہ سنبھال لیا ہے اور نظم و نسق فوج کے کمانڈر انچیف جنرل آئرنسی کے سپرد کر دیا ہے

ایجنسی فرانس پریس کے مطابق شمالی علاقے میں باغیوں کے سرغنہ میجر ملکوما کڈونہ کو وفادار فوجوں نے ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاش لاگوس پہنچائی جا رہی ہے میجر کڈونہ بغاوت کے سربراہوں میں سے تھے

وفاقی نائیجیریا کے صدر مسٹر ازیکیوی نے جو آج کل لندن میں ہیں کہا ہے کہ مجھے اس بغاوت سے سخت صدمہ ہوا ہے۔ پچھلے اکتوبر میں لندن میں ان کا اپریشن ہوا تھا وہ ابھی تک یہیں مقیم ہیں۔ یوگنڈا کے وزیر اعظم جو بغاوت کے وقت لاگوس میں تھے اب نیروبی میں پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے بغاوت کے متعلق کچھ کہنے سے انکار کر دیا ہے

قبرص کے صدر مکاریوس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ مشرقی نائیجیریا کے کسی شہر میں حفاظت سے ہیں۔ ان کے متعلق کل یہ خبر ملی تھی کہ بغاوت کے وقت یہ وزیر اعظم سر ابوبکر کے مہمان تھے۔ اور ان کے ساتھ ہی گرفتار ہوئے

وفاقی وزیر اعظم سر ابوبکر تفاوا بلیوا مشرقی نائیجیریا میں قید ہیں۔ اور غالباً باغی ان کے اور حزب اختلاف کے لیڈر ایکشن گروپ کے درمیان ملاقات کرانے کا بندوبست کر رہے ہیں۔ ۔۔۔ ۱۹۶۲ء سے وہاں قید ہیں

کراچی ۱۷ر جنوری۔ بھارت کے ہائی کمشنر متعین پاکستان مسٹر کیول سنگھ آج کراچی پہنچ گئے ہیں انہیں حالیہ جنگ کے دوران بھارت نے واپس بلا لیا تھا۔

نظم و ضبط اور اتحاد کو ہر قیمت پر برقرار رکھا جائے

ہماری قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی (گورنر مغربی پاکستان)

لاہور ۱۷ر جنوری۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ جس طرح جنگ کے دوران ثابت قدم اور منظم و متحد رہے اسی طرح اب بھی نظم و ضبط اور اتحاد کو برقرار رکھیں۔ اور صدر ایوب کی قیادت پر مکمل یقین و اعتماد رکھیں۔ ان پر قوم کی جانب سے جو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں وہ بفضل ایزدی ان سے بخوبی عہدہ برآ ہوں گے۔ گورنر نے کل ایک نشری تقریر میں لاہور اور دوسرے چند شہروں میں حالیہ ناخوشگوار واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے ان واقعات سے دلی صدمہ ہوا ہے۔ لیکن مجھے پورا اعتماد و یقین ہے کہ ہماری ثابت قدمی و یک جہتی کے نتیجہ میں ہماری قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ اور صدر محمد ایوب خان جو قدم بھی اٹھائیں گے وہ قوم اور ملک کی بہبود کی خاطر ہو گا۔

گورنر نے کہا کہ ہم جس ہنگامی دور سے گزر رہے ہیں وہ ابھی ختم نہیں ہوا ہے لہٰذا قومی یک جہتی اور اتحاد کا دامن نہ چھوڑیں۔ انہوں نے خاص طور پر طلبا سے اپیل کی کہ وہ غیر قانونی کارروائیوں سے اپنی تعلیم کا حرج نہ کریں۔

صوبائی گورنر نے عوام سے کہا کہ اگلے چند دنوں میں عید کا بابرکت تہوار آنے والا ہے۔ اس تقریب کے مقاصد اور ماہ رمضان کے صبر و استقامت اور روحانی پاکیزگی کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے آپ اپنے آپ سے یہ عہد کریں کہ اس موقع پر ہر قسم کے اسراف سے پرہیز کریں گے اور اپنی خوشیوں میں ان بدنصیب بے گھر بھائیوں کا بھی خیال رکھیں گے جو آپ کی ہمدردی اور امداد کے مستحق اور متلاشی ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴